جلد ۳۵ | ۱۰ ماہ وفا ھ ۱۳۲۶ ش | ۲۰ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۱۰ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن ابھی ضعف باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب آج ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

ماہ رمضان اور کرفیو

راولپنڈی کے مسلمانوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں گورنمنٹ سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ ماہ رمضان میں جو مسلمانوں کا مقدس مہینہ ہے مسلمانوں کو کرفیو سے مستثنیٰ کر دیا جائے کیونکہ کرفیو کی موجودگی کی صورت میں نماز تراویح اور سحری میں روک اور رکاوٹ ہوگی۔

ہمارے خیال میں یہ مطالبہ بالکل جائز ہے۔ ماہ رمضان میں مسلمانوں کی آمد و رفت پر پابندی سخت تکلیف کا باعث ہوگی۔ آجکل جبکہ راتیں بہت چھوٹی ہیں۔ اور مسلمان اس پاک مہینے میں زیادہ تر رات کو عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ مسجدوں میں آمد و رفت اور سحری کے انتظام کے لئے باہر آنا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے سخت قسم کا کرفیو کہیں بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسی صورت میں یہ بہتر ہوگا۔ کہ ہر ایسے شہر میں جہاں کرفیو لگایا گیا ہے۔ محلہ کے چوہدریوں کے ذریعہ ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ یا تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں پاس تقسیم کر دیئے جائیں۔ اور یا پھر معتبر آدمیوں کی ایسی کمیٹیاں بنا دی جائیں۔ جن کے ذمہ ایسی شرائط پر لوگوں کی نگرانی ہو۔ کہ لوگ پر امن طور پر رات کو مساجد میں آ جا سکیں۔ اور سودا سلف خرید سکیں۔ اور یا پھر کرفیو کے اوقات رات کو اتنے مختصر کر دیئے جائیں۔ کہ عوام کو کوئی دقت نہ ہو۔ اور کرفیو سے پہلے اور بعد میں وہ فارغ ہو جائیں۔ اس آخری صورت میں ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے تین بجے صبح تک کرفیو کے اوقات موزوں ہونگے۔

ہم مسلمانوں سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ اب چونکہ پاکستان بن گیا ہے۔ باوجود سخت اشتعال انگیزی کے بھی ان کو فساد و بدامنی کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور پنجاب میں ایسی پرامن فضا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جو حکومت کی ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر ڈالی جا رہی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کو اسلام کی عزت کے لئے ایسے احسن طریقے سے ادا کریں۔ کہ نہ صرف مشرقی پنجاب بلکہ دیگر کانگرسی علاقے بھی پاکستان میں ملنے کی آرزو کرنے لگیں۔

خصوصاً ماہ رمضان میں جو اسلامی نقطہ نظر سے نہایت مقدس مہینہ ہے۔ اور جس میں ادنےٰ سے ادنےٰ گناہ سے بھی بچنا ہر سچے مسلمان پر فرض کیا گیا ہے۔ اس ماہ مقدس کی حرمت اور عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر اس بات سے بالکل ہاتھ کھینچ لینا چاہیئے جس سے ان کے پُرامن ہمسایوں کو جسمانی تو کیا بلکہ ذرا سی ذہنی تکلیف بھی پہنچنے کا احتمال ہو۔

آؤ آج ہی سے عہد کر لیں۔ کہ ہم اس ماہ رمضان کو اپنی گزشتہ اور آئندہ زندگیوں کے درمیان حد فاصل بنا دیں گے۔ آج ہی سے کیونکہ ماہ رمضان کی تیاری لوگ شب قدر سے ہی شروع کر دیا کرتے ہیں۔ تا کہ وہ اس مہینے کی جنت میں پاک تن اور صاف دل ہو کر داخل ہوں۔ اور ان کی روح کا دامن ہر چھوٹے بڑے گناہ کی آلودگی سے بالکل مبرا ہو چکا ہو۔

ہمیں پوری امید ہے کہ اگر مسلمان سچے دل سے رمضان شریف کا خیر مقدم کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور کوئی ایسا تصرف کرے گا۔ کہ کرفیو کی سختیاں خود بخود ڈھیلی ہو جائینگی۔ اور وہ اس عبادت کے فرائض اچھی طرح ادا کر سکیں گے۔

آخر میں ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی اس جائز درخواست کی طرف خاص توجہ مبذول کرے۔ تا کہ وہ اپنے اس مذہبی فرض کی ادائیگی میں کسی قسم کی روکاوٹ محسوس نہ کریں۔

کانگرسی ڈومینین پر لفظ "انڈیا" کا اطلاق

ہندوستان کے آزادی بل میں جو دو الگ الگ ڈومینین تجویز کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک کو پاکستان اور دوسری کو انڈیا کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے انڈیا کے نام پر جو اعتراض اٹھایا ہے وہ نہائت واجب ہے۔ ان کا اعتراض یہ ہے۔ کہ اس نام کی وجہ سے بہت سی الجھنیں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ کانگرس اور دیگر ہندو جماعتوں کیطرف سے اس خیال کا اظہار ہو چکا ہے۔ کہ وہ علاقہ یا ڈومینین جو کانگرس کو دیا گیا ہے اصل ہے۔ اور پاکستان صرف ایک علیحدہ بالفعل حصہ۔

کانگرس کی گزشتہ روش پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک تجویز کو زبانی تو منظور کر لیا ظاہر کرتی رہی ہے۔ لیکن بعد میں تجویز کے الفاظ کے نئے نئے معنی گھڑ کر واضعین تجویز سے بالکل ہی الگ ایسے معنی پیدا کرنے کی کوشش کرتی چلی آئی ہے۔ کہ جس سے زیادہ سے زیادہ طاقت اپنے لئے حاصل کر سکے۔ بعض وقت تو وہ الفاظ کی بھی پرواہ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

نہیں کرتی۔ اور تجویز سے بالکل متضاد عمل کرنے لگتی ہے۔ چنانچہ ۳؍جون کی تجویز میں صوبہ سرحدی کے متعلق صاف شرط ہے کہ استصواب رائے پاکستان اور ہندوستان کے متعلق ہوگا۔ لیکن نہ صرف نہرو ہی بلکہ گاندھی جی بھی اب پٹھانستان کے آزاد صوبہ کی حمایت میں بیان دے چکے ہیں۔ دنیا کی تمام سیاسی تاریخ میں شاید ہی کوئی اور ایسی ہٹ دھرمی کی مثال مل سکے۔

اس لئے یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے۔ کہ کانگرس لفظ "انڈیا" سے بھی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگی۔ اور خواہ مخواہ نئی الجھنوں کا باعث بنے گی۔ اگرچہ آزادی بل کے آغاز دفعہ ۱ ضمن ۲ میں یہ صاف بیان کردیا گیا ہے۔ کہ ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء سے ہندوستان میں دو بالکل آزاد ڈومینینز پاکستان اور ہندوستان بنیں گی۔ اور ریاستوں کے متعلق بھی صاف کہہ دیا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت اٹھ جانے کے بعد وہ تمام معاہدات وغیرہ ختم ہوجائیں گے۔ جو برطانیہ کے ساتھ ریاستوں کے تھے۔ اور وہ کسی ڈومینین سے ملنے نہ ملنے کے لئے آزاد ہوں گی۔ مگر جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ کانگرس ضرور ان باتوں کے متعلق جھگڑا پیدا کرے گی۔ اور اس کے جھگڑنے کی بنا لفظ "انڈیا" ہی ہوگا۔ وجہ صاف ہے کہ تقسیم سے پہلے تمام ملک کا نام "انڈیا" ہی چلا آیا ہے۔ اب اس لفظ کو ایک ڈومینین کے لئے مخصوص کر دینے سے کانگرس کو بیرونی دنیا کو دھوکا دینے کا کافی موقع مل سکتا ہے۔ حالانکہ لفظ "انڈیا" پاکستانی علاقہ پر بھی اطلاق رکھتا ہے۔ اور پاکستان انڈیا ہی کا ایک حصہ ہے۔ اور وہ تمام باتوں میں ویسا ہی آزاد اور خود مختار ہے۔ جیسا کہ کانگرسی علاقہ۔ اور دونوں کا سیاسی درجہ قانون کی نظر میں بالکل مساوی ہے۔ لیکن کانگرس یہ منوانے کی کوشش کرے گی۔ کہ صرف وہی انگریز کی جانشین ہے۔ ریاستیں ہی نہیں بلکہ پاکستان بھی اس سے کم درجہ پر ہیں۔ اور وہ ہندوستان میں دولت فائقہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حالانکہ یہ سراپا افترا ہوگا۔

اس قسم کی ذہنیت اس کی بہت پرانی بیماری ہے۔ جو جاتے ہی جائے گی۔ ایسے کہنہ مریض کو ذرا سی بد پرہیزی بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ وہ لفظ انڈیا کو جو محض ایک امتیازی لیبل ہے۔ حقیقت پر محمول کرکے پہلے اپنے آپ کو اور پھر دوسروں کو دھوکا دیگی۔ جس سے بد امنی کے کیڑے ہر طرف پھیل جائیں گے۔ اور یہ مہلک وبا تمام ملک کو ختم کرکے رکھ دے گی۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ ابھی تک بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب حضرت میر صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی علالت اور احباب کا فرض

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہیٹ سٹروک سے بیمار ہو گئے تھے۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہوا۔ لیکن اب پھر بیمار ہیں۔ اور باوجود بیماری کے ضروری کام سرانجام دینے میں کوشاں ہیں۔ سکھوں اور تقسیم پنجاب کے متعلق جو آپ نے مضامین لکھے۔ وہ بھی بیماری کی حالت میں لکھے تھے۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ آپ دفتر میں موجود تھے۔ بخار تیز ہو رہا تھا۔ اور خطوط کے جوابات لکھوا رہے تھے۔ اور بیماری کا اثر آپ کی زبان پر بھی ظاہر تھا۔ لکھاتے ہوئے بعض وقت صحیح لفظ نہ بول سکتے۔ تو پھر جیسے کوئی زور لگا کر تصحیح کرتا ہے۔ آپ دوبارہ اور سہ بارہ وہی لفظ بولتے تو آپ کی زبان سے صحیح لفظ نکلتا۔ سلسلہ کے نہایت ضروری کام آپ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ آپ کی بیماری کی وجہ سے ان کاموں میں بھی حرج واقع ہوتا ہے۔ اندریں حالات احباب کا یہ فرض ہے۔ کہ اس نہایت قیمتی اور مفید وجود کے لئے دردِ دل سے ہر روز بلاناغہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفاء عاجل عطا فرماوے۔ اور آئندہ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار جلال الدین شمس

شامی پارلیمنٹ کے انتخاب میں ایک احمدی امیدوار کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا

شامی پارلیمنٹ کے انتخاب میں احمدی امیدوار السید منیر الحصنی کھڑے ہو رہے ہیں۔ جولائی کے شروع میں شامی پارلیمنٹ کے ممبران کا انتخاب ہو رہا ہے۔ جس کے لئے ملک بھر میں تیاریاں کی جارہی ہیں اور غیر معمولی طور پر دمشق شہر میں خاص طور پر سرگرمی نظر آتی ہے۔ ہر امیدوار اپنے حق میں پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ ان امیدواران میں سے برادرم مکرم منیر الحصنی بھی ہیں۔ آپ شام کی مشہور سیاسی پارٹی الحزب الوطنی کے ایک ممتاز رکن ہونے کے علاوہ جنرل سکرٹری بھی ہیں۔ عملی طور پر آپ نے شامی سیاسیات میں کام کرکے ابنائے وطن میں خاص اثر و رسوخ پیدا کیا ہوا ہے۔ علمی لحاظ سے آپ کے پاس بیروت کی امریکن یونیورسٹی کی ڈگری ہے۔ انگریزی۔ عربی۔ فرانسیسی اور جرمنی زبانیں آپ جانتے ہیں۔ دمشق کے تعلیم یافتہ اور روشن دماغ طبقہ میں آپ ایک محبوب شخصیت شمار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ دمشق سے ۲۳ شائع ہونے والے روزانہ اخبارات نے آپ کے حق میں بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ اخلاق لحاظ سے بھی آپ کی شخصیت موجودہ لیڈروں کے لئے بطور نمونہ ہے۔ عاجز بڑے ادب سے تمام احمدی اصحاب اور قارئین الفضل سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ مکرم منیر الحصنی کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ ان کا وجود آنیوالے ایام میں دمشق میں مفید ہو۔ عاجز نے حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بھی اس موقعہ پر درخواست برائے دعا کی ہے۔ دمشق کے سیاسی اور مذہبی احزاب نے ان کے حق میں ووٹس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر وقت پر بہت سے لوگ کچے دھاگے ثابت ہوتے ہیں۔ مگر تاہم ان کی کامیابی کے امکانات نظر آتے ہیں

"ہمارا ملاّح"

(از جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے واقفِ زندگی)

کل رات یہ کیا خواب تھا اللہ رے تقدیر
اب تک مری آنکھوں میں ہے رقصاں وہ نظارا

اک وادیٔ شاداب ہے ظلمات کی زد میں
طوفانِ بلاخیز ہے آفات کا دھارا

آغوش میں گرداب کے بیتاب و پریشاں
الجھی ہوئی موجوں میں ہے تڑپتا ہوا پارا

ساحل کے بہت پاس ہے پانی کا تلاطم
موجوں سے بہت دور ہے دریا کا کنارا

اک ناؤ پہ کچھ لوگ فسردہ سے ہیں بیٹھے
اندوہ و غمِ زیست کے آروں سے دوپارا

خائف ہیں نہ آجائے کہیں آخری ساعت
حیراں ہیں کہ کس سمت کو لے جائیگا دھارا

تقدیر ہی زیبا ہے نہ تدبیر ہی جویا
آرام کے پہلو ہیں نہ تسکین کا یارا

ناگاہ نظر اٹھی تو دیکھا کہ سرِ عرش
اترا ہے سفینہ پہ اولوالعزم ہمارا

تھاما ہے اس انداز سے گردابِ بلا کو
لیتے ہوئے دامانِ توکل کا سہارا

خود بیٹھتے جاتے ہیں تہِ آب تھپیڑے
پایاب ہوا بحر کنارا بہ کنارا

نظارہ بدلتے ہی یہ دیکھا کہ وہ وادی
فردوس بہ دامن ہے تو جنت بہ نظارا

اللہ! مرے دل کی دعا ہے سرِ ملت
تا حشر سلامت رہے ملاّح ہمارا

تقسیم کے بعد

از جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب واقف زندگی قادیان

ہندوستان کی تقسیم کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس فیصلہ میں عوام سے زیادہ لیڈروں کی رائے اور ان کے ذاتی رجحان کو دخل حاصل ہے۔ عوام میں سے بعض نے اس فیصلہ کو بخوشی قبول کر لیا ہے اور بعض نے غور ہی نہیں کیا۔ کہ یہ فیصلہ ان کے لئے مفید ہے۔ یا مضر وہ ہر حالت پر شاکر ہیں۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس تقسیم کو ملک کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ لیکن ملک میں ان کی آواز کا کوئی اثر نہیں۔ یا وہ موجودہ حالات میں عملی مخالفت کو مناسب خیال نہیں کرتے۔ بہرحال اب ملک کی اکثریت کی طرف سے اس فیصلہ کے بارہ میں کسی مؤثر مخالفت کا بظاہر کوئی امکان نہیں۔ اور عنقریب ملک دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک حصہ میں ہندوؤں کا غلبہ ہوگا۔ اور دوسرے حصہ میں مسلمان۔ اپنی مرضی کی حکومت قائم کریں گے۔

ملک کے یہ دونوں حصے اپنی اپنی اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ یہی وہ الجھاؤ ہے۔ جس کے متعلق عوام میں بھاری تشویش پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کا مسلمان سوچ رہا ہے۔ کہ نامعلوم ہندو کا سلوک اس کے ساتھ کیسا ہوگا۔ کیا مساوات کے اصول پر اسے شہری حقوق حاصل ہونگے؟ اس کے مذہبی اور تمدنی مفاد کا احترام کیا جائے گا؟ غرض اس قسم کے سینکڑوں خیالات ہیں۔ جو اس کی زندگی میں تلخی پیدا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف قریباً اسی قسم کے حالات سے پاکستان میں بسنے والا غیر مسلم بھی دوچار ہے۔ وہ بھی سوچ رہا ہے۔ کہ پاکستان کا مسلمان اس سے کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ کیا وہ اس علاقہ میں آزاد ہوگا؟ کیا قوت لایموت کے حاصل کرنے میں اسے بھی وہی آسانیاں حاصل ہونگی جو ایک مسلمان کو میسر ہو سکتی ہیں؟ کیا اس کا مذہب اور اس کا تمدن مسلمانوں کے ہاتھوں محفوظ رہے گا؟ غرض دونوں حصوں کی اقلیتیں اس غیر یقینی حالت سے مضطرب ہیں۔ اور کسی واضح جواب کا انتظار کر رہی ہیں۔ اس مسئلہ کا ایک پہلو تو یہ ہے۔ کہ اقلیتوں کے یہ خدشات صحیح تسلیم کر لئے جائیں۔ ہندو یہ سوچیں کہ مسلمان ان کا دشمن ہے۔ اور وہ جذبات تعصب سے مغلوب ہو کر مسلمانوں کے درپئے آزار ہو جائیں اور یہ سمجھنے لگیں۔ کہ وہ اس طرح مسلمانوں کو ختم کر دیں گے۔ دوسری طرف پاکستان کے مسلمان کا رویہ بھی اس قسم کا غیر منصفانہ ہو۔ اور ہندو کو بحیثیت ہندو نقصان پہنچانا اس کا مقصد حکومت ہو جائے۔ مسئلہ کا یہ پہلو ممکن تو ہے۔ لیکن نتائج کے اعتبار سے اتنا خطرناک ہے۔ کہ اس کے تصور سے ہی روح انسانی کانپ اٹھتی ہے۔ ملک کا کوئی حصہ بھی اس قسم کے جذبات کو عملی جامہ پہنا کر امن و چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

اس قسم کے حالات پیدا کرنے کا آخر مقصد کیا ہے۔ یہی نا کہ وہ بلاشرکت غیرے مکمل آزادی کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق حکومت کریں۔ لیکن تاریخ کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں سے کام لینے والے اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوئے بلکہ الٹا وہ اس ظلم کی سزا میں دوسروں کے ماتحت کر دیئے گئے۔ اور عرصہ تک غلامی کی مصیبتوں میں مبتلا رہے۔ خود ہندوستان کے باشندے اس قسم کے تجربہ سے کئی بار دوچار ہو چکے ہیں۔ کوروؤں نے پانڈوؤں کو کمزور سمجھا۔ اور انہیں اپنا شریک حکومت بنانا گوارا نہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں مہابھارت کی خوفناک جنگ ہوئی۔ ظالم کو ظلم کا بدلا ملا۔ اور بے شمار انسان ہلاک ہوئے۔ اسی قسم کے نتائج اس ظلم کے ہیں۔ جو اچھوتوں سے روا رکھے گئے۔ انہی مظالم کی پاداش میں ہندو قوم ہمیشہ بیرونی حملہ آوروں کا نشانہ بنی رہی۔ اور صدیوں تک غیر اقوام کی محکوم رہی۔ اسی طرح بدھ کے پیروؤں کی بربادی ہندوستان کی بدبختی میں کچھ کم حصہ دار نہیں۔ بظاہر ہر شخص جو ظلم کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ وہ یہی سمجھ کر اٹھاتا ہے۔ کہ اس نے اپنے تمام پہلوؤں کا بچاؤ کر لیا ہے۔ اور جو جو غلطیاں اس کے پیشروؤں نے کی تھیں۔ وہ ان کا اعادہ نہیں ہونے دے گا۔ ہٹلر نے بھی ایسا ہی دعوےٰ کیا تھا۔ نپولین اور دوسرے ناکام ہونے والے جرنیلوں کی ہسٹری اس کے پیش نظر تھی۔ لیکن کیا قدرت نے اس کی کسی تدبیر کو بھی کامیاب ہونے دیا؟ کیا اس کی ساری پیش بندیاں بے سود ثابت نہ ہوئیں۔ جتنی تیاری اور جتنی ہوشیاری کے ساتھ وہ اٹھا تھا۔ کیا اتنی ہی بھیانک تباہی سے اسے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ تمام تاریخی ناکامیوں پر غور و فکر اس کے کس کام آیا۔ صرف یہی کہ وہ پہلوں سے بھی زیادہ عبرت کے سامان چھوڑ کر اس دنیا سے بے نیل و مرام رخصت ہو گیا۔ آج کا برسر اقتدار ہندو اور حکومت کا متمنی مسلمان ظلم کا ہاتھ بلند کرتے ہوئے ہٹلر سے بھی زیادہ عقلمندی اور پیش بندی کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ لیکن ظلم بہرحال ظلم ہے۔ اس لئے نتائج کے اعتبار سے اس کا انجام ہٹلر کے انجام سے کبھی مختلف نہیں ہو سکتا۔ پس سعادتمند شخص وہی ہے جو ہر اقدام سے پہلے السعید من وعظ بغیرہ کے زریں اصول کو پیش نظر رکھے۔

لیکن اس مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندو کا سلوک مسلمان سے اور مسلمان کا سلوک ہندو سے خود غرضی اور تعصب کی بجائے انسانیت کے شریف جذبات پر مبنی ہو۔ ہر فرقہ دوسرے کے آرام و آسائش کا اپنے سے بڑھ کر خیال رکھے اور اس طرح آپس میں محبت کی بنیادوں کو مستحکم کیا جائے۔ اور وہ خدشات جو ایک دوسرے کے دل میں پیدا ہو رہے ہیں غلط ثابت ہو جائیں۔ ہر قوم اپنے آپ کو دوسرے کے ماتحت نہ سمجھے۔ بلکہ ایک اچھے اور باوقار ساتھی کے حقوق اسے حاصل ہوں۔ اس پہلو کی تاریخی حیثیت نہایت ہی شاندار ہے۔ مکہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شدید دشمن تھے اور ان کے مظالم ہی نے آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا لیکن خدا نے جب آپ کو طاقت بخشی اور تمام مکہ آپ کے قبضہ میں آ گیا۔ اور وہ دشمن جو مظالم میں پیش پیش تھے۔ آپ کے سامنے حاضر کئے گئے۔ تو حضور نے عفو و درگذر کا ایسا شاندار نمونہ پیش فرمایا۔ کہ انسانی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے لیکن اس درگذر کا اثر بھی اتنا ہی شاندار تھا۔ وہ جن کی لغت ہی اطاعت و فرمانبرداری کے الفاظ سے ناآشنا تھی۔ ایسے مطیع و فرمانبردار ہوئے کہ تاریخ میں اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ وہ جن کا ہر لمحہ سرکشی میں بسر ہوتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم پر اس قدر فریفتہ ہوئے کہ کوئی تصور ہی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ یہ بھی کبھی آپ کے باغی اور دشمن تھے۔ وہ حضور کے دائیں لڑے اور بائیں لڑے۔ اور آپ کی اور آپ کے دین کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ یہ معجزانہ اثر کس سلوک کا نتیجہ تھا؟ اس سلوک کا جو ایک منتقم کینہ جو فاتح اپنے [illegible] سے برتا ہے۔ یا اس سلوک کا جو ایک نبی اپنی امت کے نساط کار [illegible] روا رکھتا ہے۔

ایک اور [illegible] غور کیجئے [illegible] علاقہ حمص پر مسلمانوں کا قبضہ ہو چکا تھا

اور وہاں کے باشندے مسلمانوں کے انصاف اور رعایا پروری کے بعض نظارے دیکھ چکے تھے۔ اسی اثناء میں دشمن کا دباؤ بڑھ گیا۔ اور مسلمانوں کو حمص کے علاقہ سے پیچھے ہٹنا پڑ گیا۔ لیکن انہوں نے تمام وہ محاصل جو انتظامی اور حفاظتی اغراض کے ماتحت وہاں کے لوگوں سے وصول کئے تھے۔ انہیں واپس کر دیئے۔ اور ان سے کہا کہ چونکہ ہم تمہاری حفاظت کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے اس رقم پر بھی اب ہمارا کوئی حق نہیں رہا۔ وہاں کے باشندے مسلمانوں کا یہ حسن سلوک دیکھ کر زار زار رونے لگے۔ اور دعاؤں میں لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ مسلمانوں کو واپس لائے۔ حالانکہ وہ مذہباً مسلمانوں سے متفق نہ تھے۔ بلکہ وہ ان لوگوں کے ہم مذہب تھے۔ جن سے مسلمانوں کی جنگ ہو رہی تھی۔ الغرض آج دنیا طاقت و حکومت کی کوشش میں یورپ اور ہٹلر کے نمونوں کو تو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ لیکن یہ شاندار نمونے اسکی آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ آہ! دنیا کسقدر حقیقت فراموش ہے۔

پھر یورپ بھی اچھی مثالوں سے خالی نہیں۔ خواہ ان کا پس منظر اقتصادی مفاد ہی کیوں نہ ہو۔ جب امریکہ کے لوگوں نے انگریزوں کے ماتحت رہنے سے انکار کر دیا۔ اور جنگ میں انگریزوں کو شکست ہوئی۔ تو انگریز اس شکست کا بدلہ اس طرح بھی لے سکتے تھے۔ کہ وہ امریکہ والوں کو ہر طرح تنگ کرنا شروع کر دیتے۔ ان کی سمندری تجارت کو ختم کر دینے کے جتن کرتے۔ اور اس طرح مستقل دشمنی کی بنیادیں استوار کرنے میں اپنی تمام کوششیں صرف کر دیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ جو وجہ جنگ ہی تھیں۔ اور اس طرح حکومت کے خیال کو اپنے دل سے نکال کر مساوات کے اصول پر آپس میں بھائی چارہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور یہ ذہنی اتحاد ہر حیثیت کے موقع پر ان کے کام آیا۔ اور اسی اتحاد کے نتیجہ میں وہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم جیتنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس ذہنی اتحاد کے یہ نتائج کچھ کم شاندار نہیں۔

مشرق کے پاس بھی کامیاب سیاست کی شاندار مثالیں ہیں۔ جو مستقل کامیابی کا واحد ذریعہ ہیں۔ اور انہی کی پیروی ہمارے لئے سرمایۂ فخر ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر ہم نے یورپ کی ہی پیروی کرنی ہے۔ تو پھر کیوں نہ اس حصۂ سیاست کی پیروی کی جائے۔ جس میں یورپ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ ایسی سیاست کی کیوں پیروی کی جائے۔ جو اسکی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہے۔

مساجد کے بعض آداب

ایک دوست نے انبالہ چھاؤنی سے نظارت تعلیم و تربیت کو لکھا ہے۔ کہ بعض لوگ مساجد کے آداب کا لحاظ نہیں رکھتے۔ اس چٹھی کے پیش نظر مساجد کے بعض آداب تحریر کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے ہاں ان آداب کے مطابق عمل کرانے کی کوشش کریں۔

اول:۔ مسجد اسلامی عبادت خانہ ہے۔ جو کہ نماز اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے۔ اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے مذہبی تقدس کے کسی طرح خلاف ہو۔

دوم:۔ مساجد میں ادھر ادھر کی دنیوی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ حتی الوسع نماز اور ذکر الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گذارنا چاہیئے۔ البتہ حسب ضرورت قومی اور علمی مسائل پر گفتگو ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ نمازیوں کی نماز میں حارج نہ ہو۔

سوم:۔ نمازی کے آگے سے اس قدر قریب ہو کر گذرنا کہ اسکی نماز میں خلل واقع ہو سخت منع ہے۔ ضرورت ہو۔ تو سجدہ کی جگہ سے کچھ فاصلہ چھوڑ کر گذرنا چاہیئے۔ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ولو یعلم المار مابین یدی المصلی الخ کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو معلوم ہو۔ کہ گذرنا کتنا بڑا قصور ہے۔ اور اسکی خدا تعالیٰ کے ہاں کتنی بڑی سزا ہے۔ تو چالیس سال تک کھڑا رہے اور آگے نہ گذرے۔

چہارم:۔ مسجد میں شور کرنا یا اونچا بولنا یا کوئی اور ایسی حرکت کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں حرج واقع ہو۔ بہت ناپسندیدہ ہے۔

پنجم:۔ مسجد میں خرید و فروخت کرنا یا اسکی گفتگو کرنا منع ہے۔

ششم:۔ مسجد میں کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش کا اعلان کرنا ناپسندیدہ ہے بعض احادیث میں آیا ہے۔ کہ ایسے اعلان کرنے والے کو کہا جائے۔ لاردھا اللہ الیک۔ کہ اللہ تعالیٰ تجھے یہ چیز واپس نہ کرے۔

ہفتم:۔ ایسے کم عمر بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہیئے۔ جن کی وجہ سے مسجد میں شور ہو۔ یا وہ اپنے پیشاب یا پاخانہ وغیرہ سے مسجد کو ملوث کر دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

نظارت امور عامہ کے لئے کارکنوں کی فوری ضرورت

نظارت امور عامہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ اور ان کے لئے فوری طور پر قابل کارکنوں کی ضرورت ہے۔ (۱) نائب ناظر امور عامہ۔ (۲) محتسب (۳) افسر تنفیذ۔

اول الذکر آسامی کے لئے کم از کم بی۔ اے پاس ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ صحت اچھی ہو۔ اردو۔ انگریزی کے ڈرافٹ میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتا ہو۔ اگر سرکاری دفاتر کا تجربہ ہو۔ تو اسکو ترجیح دی جائیگی۔ اس آسامی کی تنخواہ کا گریڈ ۱۳۰-۷-۲۰۰ ہے تحفۃ الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔

دوسری آسامی کا حساب کتاب۔ اخلاقی نگرانی اور تنازعات وغیرہ کے تصفیہ کرانے سے تعلق ہے۔ اس کے لئے علمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہونا ضروری ہے۔ ایسے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی جس کی صحت اچھی ہو اور قادیان کی رہائش کا کافی موقعہ ملا ہو۔ اسکی تنخواہ علاوہ تحفۃ الاؤنس ۵۰-۱۲-۷۶ ہے۔ (۳) تنفیذ کا کام زیادہ تر دارالقضاء کے فیصلہ کا نفاذ ہے۔ کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائیگی۔ ان تمام آسامیوں میں دینی معلومات اور اخلاقی حالت کو بوقت انتخاب مدنظر رکھا جائیگا امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ مقامی جماعت کے ذمہ دار کارکنوں کی وساطت سے درخواستیں نظارت امور عامہ کو بھجوائیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

یورپ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والے

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب زیورک سوئٹزرلینڈ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے قبل اسلام ہر قسم کے اعتراضات کا نشانہ بن رہا تھا۔ مخالفین اسلام عوام میں اسلام کے خلاف ایک ایسی رو چلا رہے تھے جس میں خود مسلمان بھی بہنا شروع ہو گئے تھے۔ ان کے پاس ان حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے طاقت نہ تھی۔ دلائل سے ان کے دماغ عاری تھے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن سے دعویٰ فرمایا اور خدائی تائید سے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ حضور نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ یورپ جس میں اسلام کو نہایت ہی قابل اعتراض شکل میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کے باشندوں میں بھی اسلام پھیلیگا اور وہاں بھی ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا اپنی روح کی لذت سمجھیں گے۔

اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار شروع ہو چکے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ آفتاب اسلام کے ذریعہ طلوع ہونے والا دن ان لوگوں کی زندگی کی تاریک رات کو منور کریگا۔ ذیل میں خاکسار ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ایک خط کا مختصر سا اقتباس درج کرتا ہے۔ جو ایک جرمن احمدی مسٹر ایرک عبد الشکور کنزا نے لکھا۔ "میں باقاعدگی سے نماز ادا کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنی قسمت کو کلیۃً خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے نظر بندی کی تاریکی سے نجات دی۔ اور میرے جسم اور میری روح کو بچا لیا۔ اگر ہم اسکی ذات پر ایمان رکھیں۔ تو ہم اس بچے کی طرح ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے باپ کی حفاظت میں ہو۔ خدا کی رحمتیں اور درود ہوں مقدس نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرم سے محض حضور ہی کے ذریعہ خدائے واحد کو شناخت کیا۔ اپنی موجودہ تکالیف و مصائب میں ہم اسی خدا ہی کی حفاظت میں خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس کی ذات پر کامل ایمان ہو۔ تب ہم یہ یقین رکھ سکتے ہیں۔ کہ وہ ہماری مشکلات سے ہمیں نجات دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

ہماری تبلیغی جدوجہد

رپورٹ بابت مارچ ۱۹۲۸ء

عرصہ زیر رپورٹ میں ہندوستان میں کل ۱۹۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان احباب نے مندرجہ ذیل ذرائع کے واسطہ سے بیعت کی۔ مبلغین دفتر مقامی تبلیغ ۱۸ ۔ دیہاتی مبلغین ۷۳ دیگر مبلغین ۳ ۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ ۴۰ ۔ ذاتی تحقیق ۵۸ ۔ کل ۱۹۲ ۔ مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کے نام جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

انچارج دفتر بیعت قادیان

تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب ماسٹر ... شاہ صاحب دیہاتی مبلغ	۸
" حمید اللہ صاحب سیاسی دیہاتی مبلغ محمد آباد سندھ	۷
" مولوی قمر الدین صاحب قادیان	۷
" مولوی عبد المجید صاحب مقامی تبلیغ	۷
" مولوی دین محمد صاحب سیکرٹری جماعت ہرسیاں	۶
" محمد منشی خانصاحب مقامی تبلیغ	۶
" قاضی عبد الوحید صاحب دیہاتی مبلغ کوٹلی	۵
" حافظ ابو ... صاحب دیہاتی مبلغ روڑہ	۵
" قمر الدین صاحب قلعہ صوبہ سنگھ	۴
" مسیحا ظہیر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت لکھنؤ	۳
" سید امیر حسین شاہ صاحب امیر جماعت نورنگ	۳
" عبد العزیز صاحب دیہاتی مبلغ رعیہ	۳
" برکت علی صاحب امیر جماعت لدھیانہ	۳
" مقامی تبلیغ	۳
" احمد خانصاحب دیہاتی مبلغ نوال کشہر	۳
" گیانی محمد الدین صاحب قادیان	۲
" کرم الٰہی صاحب سیکرٹری جماعت بوچھی	۲
" محمد امین صاحب مقامی تبلیغ	۲
" غلام احمد صاحب دیہاتی مبلغ	۲
" بابا حسن محمد صاحب قادیان	۲
" بابو بشیر احمد صاحب امیر جماعت کوئٹہ	۱
" رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ جوڑہ	۱
" صاحبزادہ میاں مسعود احمد خانصاحب قادیان	۱
" احمد حسین صاحب ناصر آباد قادیان	۱
" جمعدار نذیر احمد خانصاحب شکار	۱
" محمد طفیل صاحب جنرل پریذیڈنٹ	۱
" گیانی واحد حسین صاحب قادیان	۱

تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب سید فضل عمر صاحب دیہاتی مبلغ بھدرک	۱
" اسعد حسین شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال	۱
" مرزا عبد الرحمٰن صاحب ڈلہوزی	۱
" فضل الرحمٰن صاحب سونگھڑہ	۱
" مولوی شیر محمد صاحب دیہاتی مبلغ	۱
" عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ میانی ڈوگراں	۱
" جان محمد صاحب بوچھ بیٹ	۱
" چوہدری شرف دین صاحب بوچھ بیٹ	۱
" چوہدری محمد حسین صاحب بی نگر	۱
" بشیر احمد صاحب ملتانی ٹیچر کالیہ	۱
" خدا بخش صاحب پیر کوٹ	۱
" غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ کانیانوالہ	۱
" مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ	۱
" انور احمد صاحب کلکتہ	۱
" امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ	۱
" سید بشارت احمد صاحب وکیل امیر جماعت حیدرآباد	۱
" محمد رمضان اللہ صاحب روشن نگر سندھ	۱
" علی محمد صاحب لطیف نگر سندھ	۱
" محمد فاضل صاحب کوئٹہ	۱
" عبد الحمید صاحب کھُہرہ	۱
" سید لال شاہ صاحب امیر جماعت ...	۱
" شیخ حمید اللہ صاحب تاجر سونگڑہ	۱
" عبد العزیز صاحب ڈسکہ	۱
" راجہ غلام محمد خانصاحب پاڈی پورہ	۱
" سلطان احمد صاحب تلونڈی سیالکوٹ	۱
" نور احمد صاحب شام چوراسی	۱
" صدر الدین صاحب امیر جماعت مونگ	۱
غلام محمد صاحب دیہاتی مبلغ	۱

ماہوار نقشہ بیعت بابت اپریل ۱۹۲۸ء

اندرون ہند عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۲۳۷ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط ۷ء۹ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط چھ کس تھی۔

اس مرتبہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ گورداسپور۔ حلقہ سیالکوٹ اور حلقہ بہار واڑیسہ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے

بیرون ہند۔ اپریل میں ممالک بیرون ہند میں ۱۰۳ بیعتیں ہوئیں نقشہ درج ذیل ہے۔ انچارج دفتر بیعت

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع گورداسپور	
قادیان	۱۱
تلونڈی جھنگلاں	۴
بھیرو چیچی	۳
موکل	۲
دنجواں	۲
رودیو والی	۲
بہر پار	۱
ڈلہوزی	۱
ڈھیئی	۱
قلعہ لال سنگھ	۱
سکھڑ ووال	۱
مدار پور	۱
دیال گڑھ	۱
لودھی ننگل	۱
بٹالہ	۱
بے ہال	۱
ڈلہ	۱
ننگل باغباناں	۱
ڈیرہ والہ	۱
ننگل کوٹلی	۱
بہلول پور	۱
صلاح پور	۱
سوجانپور	۱
خان فتح	۱
	۴۲
ضلع سیالکوٹ	
چانگریاں مانگا	۳
میانوالی	۳
پنڈی بھاگو	۳
چونڈہ	۲
سہجڑتانوالہ	۲
سیالکوٹ	۱
ماہلوکے	۱
گدیاں	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
بمبانوالہ	۱
بہلول پور	۱
قاضی پہاڑ ننگ	۱
ٹھکوالہ	۱
دانیوالہ	۱
	۲۱
بہار واڑیسہ	
رانچی	۱۲
غازی پور ملکی	۳
کونگاؤں	۱
مائی کوٹ	۱
	۱۷
سندھ	
محمد آباد اسٹیٹ	۷
کریم آباد اسٹیٹ	۱
آگرہ	۱
باگرانی	۱
دیاس اسٹیٹ	۱
شاہ بندر کراچی	۱
کراچی	۱
سکھر	۱
باندھی	۱
سارنہ	۱
	۱۶
سرحد	
شیخ محمدی پشاور	۱۰
داخلی میرپور ہزارہ	۳
دانتہ	۱
سرائے نورنگ	۱
	۱۵
ضلع امرتسر	
کوٹلی	۴
امرتسر	۴
اجنالہ	۲
دھیر کوٹ	۱
ادھر	۱
	۱۲
ضلع گوجرانوالہ	
کلسیاں	۴

نام جماعت	تعداد بیعت
پریم کوٹ	۳
ترگڑی	۱
سوہا کا بھٹیاں	۱
بہیر	۱
چک بیگ	۱
	۱۱
گجرات	
مرالہ	۲
لکھنانوالی	۲
چک سکندر	۱
جھوکر خورد	۱
رجوعہ	۱
کنجاہ	۱
کوٹلی دفاناں	۱
مونگ	۱
	۱۰
ہوشیارپور	
مہت پور	۳
سڑوعہ	۱
بیگھلا	۱
ٹلنگ سب ڈویژن	۱
بوڑے راجپوتاں	۱
ڈفر	۱
مانسہر	۱
	۱۰
پونچھ	
شیندرہ	۵
پونچھ	۲
پلیر اٹری	۲
نارنگوتیاں	۱
	۱۰
کشمیر و جموں	
رشی نگر	۴
کوٹلی کالابن	۲
بہاء الدین	۱
اڑی	۱
دینگرد	۱
مہرباں	۱
	۱۰
ملتان	
کوکھر	۴
خواجہ مرمل	۲
باگرہ	۱
	۷
باقی	

ضروری اعلان

احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ آئندہ جماعت کراچی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والی خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

ڈاکٹر حاجی خان۔ امیر جماعت احمدیہ کراچی متصل مسجد سولجر بازار کراچی ۳

Dactor Haji Khan
Amir Jamaat
Ahmadiyya Karachi
Near Masjid Soldier
Bazar Karchi N 3

ایک نہایت نفع مند کام

پرلسین مینو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اُسے پانچصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ اُن ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پرلسین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں:۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

اعلان

ہم نے دوکان تبدیل کر کے الحکم اسٹریٹ ہی میں چوہدری محمد شفیع صاحب کی دوکان میں اپنا مطب جاری کیا ہے۔ جو متصل مکان شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ہے اسجگہ آنکھوں اور بچوں کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے اور مستورات کے پردے کا خاص انتظام ہے ہماری خاص دوائیں (ابتدائی موتیابند کی دوا ایک روپیہ) کحل الجواہر یعنی جواہرات کا سرمہ ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ) (دوائے سنتا جائے شدید دانت درد کی دوا فوراً آرام دور روپیہ) استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہر قسم کی عینکیں باقاعدہ امتحان کر کے دی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی
ممتحن و معالج چشم
الحکم سٹریٹ قادیان

شفاء میڈیکو

قادیان کی بڑھتی ہوئی طبی ضروریات کے مدنظر ایک ڈسپنسری کھولی گئی ہے۔ جس میں تمام قسم کی ادویہ انشاء اللہ مہیا ہو سکینگی۔ نسخہ جات بھی بہت احتیاط سے بنائے جائینگے۔ یہ ڈسپنسری ناصر گنج (یعنی چھلہ دوکانات ملکیت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب) میں واقع ہے۔ احباب اپنی طبی ضروریات کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ انہیں انشاء اللہ ہر طرح سے مطمئن کیا جائے گا۔

(منیجر شفاء میڈیکو)

سُرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککرول اور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر تمام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ چھ ماشہ ۶/ تین ماشہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ہندوستانی مسئلہ کا حل تاریخ کی ایک نادر مثال ہے

مسٹر بیون کی تقریر

لنڈن ۸ر جولائی مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستان کے پیچیدہ مسئلہ کو جس خیر و خوبی کے ساتھ سلجھایا گیا ہے اس کی وجہ سے برطانیہ اور ہندوستان دونوں ملکوں کے لیڈر مستحق مبارکباد ہیں۔ تاریخ میں اس قسم کی مثال ناپید ہے کہ چالیس کروڑ انسانوں کی آزادی کا فیصلہ بجائے بندوقوں کی مدد کے صرف باہمی گفت و شنید اور سمجھوتے سے ہو جائے۔ اور کسی قسم خونریزی نہ ہو۔

ضروری خبریں!

دس لاکھ مذہبی سکھ پاکستان کی حمایت کریں گے

سردار ہری سنگھ کا بیان

لاہور ۸ر جولائی۔ آل انڈیا مذہبی سکھ فیڈریشن کے صدر سردار ہری سنگھ نے ۷ر جولائی کو پریس میں بیان دیتے ہوئے مسٹر جناح کو یقین دلایا ہے کہ پنجاب کے دس لاکھ مذہبی سکھ پاکستان کی حکومت کی پوری پوری حمایت کریں گے۔ اور سیاسی و اقتصادی سرگرمیوں میں ان کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔

بیان میں سردار ہری سنگھ نے کہا ہے۔ پنجاب کے دس لاکھ مذہبی سکھوں کے ساتھ ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے ہمنوا ہمیشہ اچھوتوں کا سا سلوک کرتے رہے ہیں۔ ہم کو کبھی کسی پنتھ کا حصہ نہیں سمجھا گیا۔ اور وہی درجہ دیا جاتا رہا ہے جو اونچی ذات کے ہندو اچھوت اقوام کو دیتے چلے آئے ہیں۔

اب ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اور حق و انصاف کے مطابق مسٹر جناح نے ہمارے مفاد کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ اس کی بنا پر ہمیں یقین ہے کہ ہمارا مستقبل پاکستان میں مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہے نہ کہ سکھوں کے ساتھ۔

انڈونیشیا کا تجارتی وفد دہلی میں

نئی دہلی ۸ر جولائی۔ آجکل دہلی میں انڈونیشیا سے ایک تجارتی وفد سابق وزیر خوراک مسٹر شدار سونو کی سرکردگی میں آیا ہوا ہے وفد کا مقصد چاول کے بدلے عام استعمال کی چیزیں حاصل کرنا ہے

وفد کے ایک نمائندے نے گلوب ایجنسی کے نامہ نگار کو بتایا کہ انڈونیشیا دس لاکھ ٹن چاول فوری طور پر ہندوستان بھیج سکتا ہے لیکن چاول کو اندرون ملک سے بندرگاہوں تک لانے کیلئے سامان رسل و رسائل کی سخت قلت ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کپڑے اور دیگر عام استعمال کی چیزوں کے علاوہ موٹر وغیرہ کے مختلف حصے بھی چاول کے بدلے میں دئیے جائیں تا چاول کو بندرگاہوں تک لایا جا سکے۔

برطانیہ کی طرف سے افغان گورنمنٹ کو جواب

لنڈن ۸ر جولائی۔ افغانستان نے صوبہ سرحد کے متعلق جو مطالبہ کیا تھا۔ برطانوی حکومت نے باضابطہ طور پر اس کا جواب افغانستان کے نمائندہ مقیم لنڈن کو دیدیا ہے جواب میں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے کہ افغانستان گورنمنٹ کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جس سے ہندوستان میں انتقال اقتدار کے کام کو پرامن طریق سے سرانجام دینے میں کوئی روک پیدا ہو۔

اناج کی فراہمی اور حکومت ہند

کراچی ۸ر جولائی۔ حکومت سندھ نے ایک پریس نوٹ میں اس افواہ کا ذکر کیا ہے کہ سندھ گورنمنٹ نے دیگر صوبوں کو اناج کی سپلائی بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ سندھ سب سے زیادہ اناج دوسرے صوبوں کیلئے فراہم کرتا رہا ہے۔ اور وہ اب بھی اس کیلئے تیار ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ نئی بننے والی حکومت اس امر کا یقین دلائے کہ اس وقت تک جن شرائط کی بنا پر سندھ اناج فراہم کرتا ہے وہ انہیں ماننے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

مسلم انسپکٹر جنرل پولیس کا تقرر

لاہور ۸ر جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کمیٹی کی سفارش پر مسٹر قربان علی خاں ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی کو مغربی پنجاب کے لئے انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کیا گیا ہے۔ پنجاب کے موجودہ انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر بینٹ عنقریب ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کے ریٹائر ہونے تک مسٹر قربان علی خاں ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ آج آپ نئے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

سرکاری ملازمین کے حقوق محفوظ ہیں

تقسیم کمیٹی کا اعلان

لاہور ۸ر جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کمیٹی نے ایک بیان میں سرکاری ملازمین کو یقین دلایا ہے کہ اگر انہیں ان کے انتخاب کے صوبہ میں ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے دوسرے صوبے میں ٹھہرنا پڑا تو ان کی پوزیشن اور ملازمت محفوظ رہے گی۔ ابتدائی انتظامات کے مطابق سرکاری ملازمین کو چھ ماہ کے اندر یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کس صوبہ میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں

سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی برطانوی وزیر اعظم سے ملاقات

برطانوی کابینہ میں ایک نئے وزیر کے تقرر کا امکان

لنڈن ۸ر جولائی۔ کل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ چوہدری صاحب موصوف اور وزیر اعظم کے درمیان اس ملاقات میں ہندوستانی ریاستوں کے آئینی مستقبل کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ امید ہے کہ جناب چوہدری صاحب بہت جلد ہندوستان واپس روانہ ہو جائیں گے۔

لنڈن کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی نئی نو آبادیاتی حکومتوں کے لئے برطانوی کابینہ میں ایک نیا وزیر مقرر کیا جائے گا۔ یہ وزیر آزادی ہند بل کی منظوری کے بعد مقرر کیا جائیگا۔ نو آبادیات کے موجودہ وزیر ۱۷ سال کی عمر کے ہیں۔ اور ہندوستان میں دو حکومتیں بن جانے کے بعد چونکہ کام میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ اس لئے نیا وزیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پنجاب مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن

نئی دہلی ۸ر جولائی مسٹر لیاقت علی خاں جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ پنجاب اسمبلی لیگ پارٹی اور لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی سابقہ پوزیشن بدستور قائم ہے نئے لیڈر یا عہدیداروں کے انتخاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یورپ کے مصیبت زدگان اور امریکہ

واشنگٹن ۸ر جولائی۔ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے امریکن کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد ایسا قانون منظور کرے۔ جس کے ذریعہ یورپ کے بے گھر لوگوں کو کافی تعداد میں امریکہ میں بسایا جا سکے۔